روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

قائمقام ایڈیٹر: فخرالحق شمس

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 29 دسمبر 2005ء 26 ذیقعد 1426 ہجری 29 فتح 1384 ھش جلد 55-90 نمبر 291

اللہ سے قطع تعلقی

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

میں شرک سے سب سے زیادہ بیزار ہوں۔ جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرایا تو میں اس کے اس عمل اور شرک سے قطع تعلق کر لیتا ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب الزهد باب من اشرك فی عمله حديث نمبر:5300)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا 114 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر دوسرے روز مستورات سے خطاب

خدا کی ذات پر کامل یقین اور توکل کریں اور ہر قسم کے شرک اور جھوٹ سے بچیں

لجنہ اماء اللہ تربیت کے نظام کو فعال بناتے ہوئے نومبائعات اور بچوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دے

دعائیں کرتے ہوئے اپنے عملی نمونہ سے تربیت کریں اپنی ذمہ داری اور عہد بیعت کو یاد رکھیں

خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ قادیان کے دوسرے دن مورخہ 27 دسمبر 2005ء کو مستورات سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کی ذات پر کامل یقین اور توکل کریں۔ ہر قسم کے شرک اور جھوٹ سے بچیں۔ لجنہ اماء اللہ کے تربیت کے نظام کو فعال بناتے ہوئے نومبائعات اور بچوں کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

حضور انور کا یہ خطاب ایم ٹی اے کی وساطت سے براہ راست نشر کیا گیا اور انگلش، عربی، فرنچ، جرمن اور بنگلہ زبانوں میں رواں ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے پہلے پاکستان اور بھارت کی طالبات جنہوں نے مختلف یونیورسٹیوں اور کالجوں کی سطح پر تعلیمی میدانوں میں اعلیٰ پوزیشنز حاصل کیں حضور انور نے ان کو اسناد تقسیم کیں۔

حضور انور نے سورۃ التغابن کی آیت نمبر 14 تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے اللہ (وہ ہے کہ اس) کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس چاہئے کہ مومن اللہ ہی پر توکل کریں۔ حضور انور نے فرمایا کہ احمدی خواتین خوش قسمت ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کی جماعت میں شمولیت کی سعادت پائی ہے یہ ایک بہت بڑا انعام ہے لیکن اس کا فائدہ تب ہو گا جب آپ اپنے اندر ایسی پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گی۔ جو ایک مومنہ عورت میں ہونی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک اہم چیز یہ ہے کہ ایک خدا پر یقین اور ہر معاملہ میں اس پر توکل ہو۔ وہی ذات ہے جس کے آگے جھکنا ہے اس کی عبادت کرنی ہے اور اسی سے مانگنا ہے اگر یہ صورت ہو تو اس بات کی ضمانت دی جا سکتی ہے کہ ایسی عورتیں کامیاب ہوں گی اور احمدیت کی نئی نسلیں نیکیوں میں سبقت لے جانے والی، خدا پر ایمان لانے والی اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم پر عمل کرنے والی ہوں گی۔ خدا کرے آپ میں سے ہر ایک اس سوچ کے ساتھ زندگی گزارنے والی ہو جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس امر کا بھی جائزہ لیتی رہیں کہ کس حد تک آپ کو خدا کی وحدانیت پر یقین ہے۔ کہاں تک اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کر رہی ہیں۔ آپ کے دل میں یہ بات راسخ ہو جائے کہ جو بھی حالات ہوں خدا کی عبادت کرتے چلے جانا ہے اور اسی پر بھروسہ اور توکل کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج دنیا خدا کو بھلا بیٹھی ہے مذہب کی طرف اسے بہت ہی کم توجہ ہے۔ عبادت کی طرف بھی بہت کم توجہ ہے اس معاشرہ میں رہتے ہوئے احمدی بھی متاثر ہو سکتے ہیں اس لئے ہر وقت یہ جائزہ اور محاسبہ کرتے رہنا چاہئے تا کہ اصلاح کا موقع مل سکے۔ اور خدا کی پناہ میں آنے کی کوشش کر سکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ شرک ایک بہت بڑی برائی ہے۔ حقیقی توحید جس سے نجات وابستہ ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات ہر ایک شریک سے منزہ اور بالا ہے اس کے مقابل کوئی قادر، رازق، معز اور مذل نہیں ہے اس لئے اس کی عبادت خالص محبت اور تذلل سے کی جائے۔ اگر جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ کتنے ہی بت ہیں جو خدا سے دور لے جانے کا باعث ہیں جیسے بجائے خدا سے مانگنے کے پیروں فقیروں سے مانگنا۔ بعض علم والے بھی ایسے شرک میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بعض ہوشیار عورتیں گھروں میں جا کر نیکی کے نام نہاد قصے سنا کر عورتوں کو اپنے جال میں پھنسا لیتی ہیں اور تعویذ گنڈے کا دھندا کرتی ہیں۔ یہ شرک ہے۔ دھوکا اور فریب ہے۔ ایسی دھوکا باز عورتوں نے خود کبھی نماز نہیں پڑھی ہوتی ان کا خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا مگر احمدی عورتیں ان فضولیات سے آزاد ہیں۔ انہیں اگر کوئی امتحان یا ابتلا آئے تو خدا کی طرف جھکانے والا ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا بعض نومبائعین ایسے معاشرہ سے بھی آتے ہیں ان کے متعلق خطرہ رہتا ہے اس لئے تربیت کے نظام کو بہت فعال بنانا چاہئے اور لجنہ کو نومبائعات کی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے اور اس کے ساتھ ہی پرانی احمدی خواتین کی طرف بھی توجہ دیں تا کہ کوئی برائی یا شرک احمدی معاشرہ میں داخل نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک اور برائی نفس کا شرک ہے۔ اس سے بھی بچنا ضروری ہے۔ جھوٹ کا سہارا لینا بھی شرک ہے۔ یہ فسق و فجور کا باعث بنتا ہے جو آگ کی طرف لے جاتا ہے۔ برکتیں اٹھ جاتی ہیں اور امن برباد ہو جاتا ہے۔ خدا سے تعلق کٹ جاتا ہے۔ اس لئے کبھی جھوٹ کے قریب نہ جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ تمام عزتوں کا سر چشمہ اللہ کی ذات ہے اگر عزت حاصل کرنی ہے تو اللہ کے آگے جھکیں حضور نے مومن عورتوں کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ قانتات ہوتی ہیں۔ کبھی کوئی امتحان انہیں خدا سے دور نہیں لے جا سکتا بلکہ خدا کے آگے پہلے سے زیادہ جھکانے والا ہوتا ہے۔ وہ تائبات یعنی توبہ کرنے والی ہوتی ہیں۔ وہ عابدات یعنی عبادت گزار ہوتی ہیں۔ صائمات یعنی روزہ رکھنے والی ہوتی ہیں۔ اگر سب احمدی عورتیں ان صفات کی حامل ہو جائیں تو انشاء اللہ احمدیت کی آئندہ نسلوں کے روشن مستقبل کی ضمانت دی جا سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ماں کے قدموں تلے جنت ہے کا مطلب یہ ہے کہ اولاد کی ایسی تربیت کرو کہ وہ جنت میں جانے والی بن جائے۔ تربیت ایک اہم کام ہے اسے مکمل طور پر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ آجکل ٹی وی پر بعض بہت برے پروگرام آتے ہیں اس لئے بچوں کی نگرانی کریں۔ اور انہیں لغویات سے بچائیں۔ آپ کے سپرد بچے صرف آپ کے بچے نہیں ہیں بلکہ یہ قوم کی امانت ہیں۔ یہ احمدیت کے مستقبل کے معمار ہیں پس دعائیں کرتے ہوئے اور اپنے پاکیزہ عملی نمونہ سے ان کی تربیت کریں۔ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اپنے عہد بیعت کو یاد رکھیں۔ عابدات بنیں اور اپنے بچوں کو جنت کی ٹھنڈی ہواؤں کا مستحق بنائیں۔

شاہ قادیاں تشریف لائے قادیان

ہو وفا کو ناز جس پر جب ملے ایسا مطاع
کیوں نہ ہو مشہور عالم پھر وفائے قادیاں
کیوں نہ تڑپا دے وہ سب دنیا کو اپنے سوز سے
درد میں ڈوبی نکلتی ہے صدائے قادیاں
یاد جو ہر دم رہے اس کو دعائے خاص میں
کس طرح دیں گے بھلا اہلِ وفائے قادیاں
مانگتے ہیں سب دعا ہو کر سراپا آرزو
جلد شاہ قادیاں تشریف لائے قادیاں
شمس ملت جلد فارغ دورہ مغرب سے ہو
مطلع مشرق سے پھیلائے ضیائے قادیاں
خیریت سے آپ کو اور ساتھ سب احباب کو
جامع المتفرقین جلدی سے لائے قادیاں
پیشوائی کے لئے نکلیں گھروں سے مرد و زن
یہ خبر سن کر کہ آئے پیشوائے قادیاں
ابر رحمت ہر طرف چھائے، چلے باد کرم
بارش انوار سے پُر ہو فضائے قادیاں
گلشن احمد میں آ جائے بہار اندر بہار
دل لبھائے عندلیب خوشنوائے قادیاں
معرفت کے گل کھلیں تازہ بتازہ نو بنو
جن کی خوشبو سے مہک اٹھے ہوائے قادیاں
مانگتے ہیں ہم دعائیں آپ بھی مانگیں دعا
حق سنے اپنے کرم سے التجائے قادیاں
علم و توفیق بلاغِ دین ہو ان کو عطا
قادیاں والوں کا ناصر ہو خدائے قادیاں
خالق ہر دو جہاں کی رحمتیں ہوں آپ پر
والسلام اے شاہ دیں اے رہنمائے قادیاں

(درعدن)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج

فضل عمر ہسپتال ربوہ دکھی اور ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج کرتا ہے۔ مخیّر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس سہولت کے فراہم کرنے میں ادارہ کی معاونت فرمائیں اور اپنی رقوم مد نادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تحریک جدید ایک تربیتی مہم ہے

☆تحریک جدید ایک تربیتی مہم ہے جس میں ہر احمدی حسب استطاعت مالی قربانی پیش کر کے ساری دنیا میں (دین حق) پھیلانے کا ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ اس تربیتی مہم کی فرضیت کے بارے میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

''ہر (اہل ایمان) کا فرض ہے کہ وہ (دین حق) کی تعلیم کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے اور کوئی روح ایسی باقی نہ رہے جس تک خدا تعالیٰ کا کلام پہنچ نہ جائے''۔

(المصلح 11 دسمبر 1953ء)

جملہ عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ بابت سال نو تحریک جدید کی روشنی میں جملہ افراد جماعت (بشمول مستورات۔ بچگان۔ نومبائعین۔ نیا روزگار پانے والے۔ بچگان وقف نو) سے حسب استطاعت وعدے لے کر جلد از جلد مرکز میں بھجوانے کا اہتمام فرمایا جائے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ریفریشر کورس مربیان و معلمین

اللہ کے فضل و کرم سے نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے مربیان و معلمین کرام کا سہ روزہ ریفریشر کورس مورخہ 28 تا 30 نومبر 2005ء کو بیت المبارک ربوہ میں منعقد ہوا۔ جس کا افتتاح مورخہ 28 نومبر 2005ء کو صبح 8:15 بجے ہوا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے۔ اس موقعہ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام جو ریفریشر کورس کے شرکاء کیلئے موصول ہوا تھا پڑھ کر سنایا گیا۔

اس ریفریشر کورس میں ہدایات کے ساتھ ساتھ مختلف شعبہ جات کا تعارف اور معلومات کا سلسلہ بھی جاری رہا اور نگران شعبہ جات مفید معلومات پہنچاتے رہے۔ علاوہ ازیں بزرگان سلسلہ سے ملاقات بھی کروائی گئی۔ دوسرے روز اجتماعی ظہرانے کا انتظام کیا گیا۔

مربیان اضلاع کی الگ میٹنگ بعد از نماز عشاء دارالضیافت میں ہوئی۔ جس میں نظارت ہذا کے تمام مربیان اضلاع نے شرکت کی۔

اختتامی تقریب سے خاکسار نے خطاب کیا اور دعا کے بعد یہ ریفریشر کورس ختم ہوا۔ بعد ازاں جملہ شرکاء کا گروپ فوٹو بھی ہوا۔

اس ریفریشر کورس میں نظارت ہذا کے 166 مربیان اور 15 معلمین شریک ہوئے۔ آخر میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس ریفریشر کورس کے دور رس نتائج پیدا فرمائے۔ جملہ مربیان و معلمین کرام کو مقبول خدمات دین کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

(ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ولادت

مکرم چوہدری نصر احمد صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل لکھتے ہیں کہ میری باجی مکرمہ ڈاکٹر منزہ فرمان صاحبہ بنت مکرم چوہدری انوار الحسن صاحب مرحوم آف گلگشت کالونی ملتان اہلیہ مکرم ڈاکٹر فرمان احمد صاحب ٹورانٹو کینیڈا ولد مکرم خورشید احمد صاحب کوہ نور جیولر رحیم یار خاں کو اللہ تعالیٰ نے 24 نومبر 2005ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام لاویر احمد تجویز ہوا ہے۔ مکرمہ ڈاکٹر منزہ فرمان صاحبہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف چک نمبر 366/W.B ضلع لودھراں کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر ملک عطاء اللہ خاں صاحب مرحوم آف جدہ کی نواسی ہیں۔ بچی کے نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

مکرمہ نائلہ طارق صاحبہ بنت مکرم عبدالقیوم صاحب فیصل آباد تحریر کرتی ہیں کہ میری خالہ محترمہ بشریٰ بشارت صاحبہ صدر لجنہ قرطبہ اہلیہ محترم راجہ بشارت احمد صاحب ساکن قرطبہ سپین چند روز سے بوجہ ہائی بلڈ پریشر قومہ میں ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تحریک عطیہ خون اور عطیہ چشم میں شامل ہوں

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

تاریخ یہودِ مدینہ۔ قبل از اسلام

(قسط دوم آخر)

مکرم سید عبدالحی صاحب

عرب بنی اسرائیل کے بھائی تھے۔ کیونکہ ان کے بنی اسماعیل ہونے سے کسی نے آج تک انکار نہیں کیا۔ تیماء اور فاران سرزمین عرب کے مشہور مقامات ہیں۔ انہی علامات کو حجاز میں دیکھ کر یہودی احبار کا ایک خداترس گروہ مشتاقانہ اس نبی کی انتظار میں وہیں آباد ہوگیا تھا۔

صاحب وفاء الوفاء نے اپنی کتاب میں حضرت ابوہریرہؓ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ جب بنی اسرائیل کو بخت نصر کے ہاتھوں تکالیف اٹھانا پڑیں۔ تو وہ منتشر ہو کر حجاز میں بھی آئے۔ ان کی کتب میں چونکہ رسول اللہؐ کی آمد کا ذکر تھا اور یہ بھی ذکر تھا کہ وہ کسی عربی قریہ میں جہاں کھجوروں کے جھنڈ ہوں گے ظاہر ہوگا۔ اس لیے وہ اس امید سے کہ محمدؐ کے ظاہر ہونے پر وہ اس پر ایمان لائیں گے۔ عرب کی مختلف بستیوں میں آباد ہوگئے اور بنی ہارون جو کاہن اور علم دین کے ماہر تھے یثرب میں مقیم ہوئے۔

اہل کتاب صحابہ کے تفصیلی حالات کا مطالعہ کرنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر سارے یہودی نہیں تو کم از کم دیندار اور صوفی منش صاحب الہام یہودی بزرگ رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے کچھ عرصہ قبل حجاز میں منتقل ہوتے جارہے تھے۔ تا انہیں موعود کے ظہور پر وہ اول المؤمنین کا درجہ پاسکیں۔ چنانچہ جب بنوقریظہ کی غداری کا معاملہ رسول اللہ ﷺ نے یہود کی خواہش کے مطابق حضرت سعد بن معاذؓ کے سپرد کردیا اور حضرت سعدؓ نے فیصلہ کیا کہ قبیلہ کے جتنے بالغ مرد ہیں وہ سب قتل کیے جائیں اور عورتیں اور بچے غلام بنالیے جائیں تو حضرت اسید بن سعیدؓ جو بنی قریظہ کی شاخ بنو ہلال میں سے مسلمان ہوئے تھے۔ بنو قریظہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کیا تم لوگوں کو ابن الہیبان کی بات یاد نہیں؟ تم نے اس سے جو وعدہ کیا تھا اگر وہ پورا کرو تو قتل سے بچ جاؤ گے۔

ابن الہیبان ایک یہودی عالم تھے جو شام سے مدینہ ہجرت کرکے آئے تھے۔ مدینہ کے یہود قحط اور مصیبتوں کے وقت ان سے دعائیں کرایا کرتے تھے۔ جب ان کے انتقال کا وقت آیا تو انہوں نے یہود کو جمع کرکے کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ میں شام جیسی سرسبز و شاداب جگہ چھوڑ کر مدینہ جیسے صحراء میں کیوں چلا آیا؟ میں یہاں اس لیے آیا تھا کہ مجھے ایک نبی کا انتظار تھا جو یہاں ہجرت کرکے آئے گا۔ میں اگر زندہ رہتا تو اس کی اتباع کرتا۔ تم اس کی اطاعت سے گریز نہ کرنا ورنہ یہ اعراض تمہارے قتل کا سبب بنے گا۔ حضرت اسید نے بنوقریظہ کو یہی واقعہ یاد دلایا تھا۔

قرآن کریم نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

......جو لوگ اس رسول اور امی نبی کی اتباع کرتے ہیں۔ جسے وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں......

کیا یہود یثرب اسرائیلی تھے

موجودہ زمانہ کے بعض علماء نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ مدینہ اور حجاز کے یہود اسرائیل الاصل نہیں بلکہ عرب ہیں۔ اور انہوں نے یہودی مذہب اختیار کیا تھا۔ چنانچہ نولڈکے (Noldke) نے یعقوبی کی اس روایت کو درست تسلیم کیا ہے کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر اسرائیلی نہیں تھے بلکہ عرب تھے جنہوں نے یہودیہ کے عروج کے دنوں میں یہودیت اختیار کی تھی۔

اسی طرح حافظ ابن حجر نے کتاب الانواء لعبد الملک بن یوسف سے یہ نقل کیا ہے کہ بنوقریظہ حضرت شعیب کی نسل سے تھے اور شعیب غیر اسرائیلی تھے۔ وفاء الوفاء میں بھی ان کو بنی جذام کے عربی قبیلے کا فرد بتایا گیا ہے۔

مذکورہ بالا نظریہ کی تائید میں کوئی تاریخی حقیقت پیش نہیں کی جاسکتی۔ گزشتہ اوراق میں بار بار یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ حجاز میں ہجرت کرکے آنے والے یہود فلسطین سے آئے تھے۔

اس بارے میں ایک یہودی مصنف کی حقیقت پسندانہ رائے کو درج کرنا ضروری ہوگا۔ وہ لکھتے ہیں کہ عرب میں یہودیوں کی اصلیت معلوم کرنے کا یہی ایک طریقہ ہے کہ ان کے اختلاف، اعمال و رسوم اور طرز فکر کا جائزہ لیا جائے۔ اس لحاظ سے ہمیں یثرب کے یہود میں عربی عنصر کی بجائے یہودی عنصر زیادہ غالب نظر آتا ہے۔ خصوصاً اگر ان اوصاف کا تجزیہ کیا جائے جو قرآن کریم نے یہودی طرف منسوب کیے ہیں۔

بنوقریظہ اور بنونضیر ہمیشہ اپنے آپ کو کاہن کہتے تھے اور کاہن حضرت ہارون کی اولاد کہلاتی ہے۔ حضرت صفیہؓ جو ازواج مطہرات میں شامل تھیں۔ آپ کے والد حی بن اخطب (بنونضیر سے) اور ماں بنوقریظہ سے تھیں۔ ایک دفعہ جب بعض دوسری ازواج نے انہیں یہودیہ کا طعنہ دیا تو آنحضرت ﷺ نے انہیں فرمایا۔

"صفیہ! تم نے یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ ہارون میرے باپ اور موسیٰؑ میرے چچا ہیں۔ (ترمذی)

یہودی جہاں بھی گئے انہوں نے کوشش کی کہ وہ اپنا شجرہ نسب Genelogical Tree محفوظ رکھیں۔ مدینہ کے یہود اس بات پر فخر کرتے تھے کہ وہ ہارون کی اولاد ہیں۔ شجرہ کا یقینی علم ہونا ان کے اسرائیلی ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اگر وہ عرب ہوتے تو جیسا کہ سارے عرب کی معاشرتی تاریخ سے پتہ لگتا ہے۔ عرب شجرہ نسب میں ذرا سی غلطی کو برداشت نہیں کرتے تھے۔ وہ خواہ عیسائی ہوئے یا مشرک رہے انہوں نے اپنے شجرہ کو بہت محفوظ رکھا۔ پس اگر مدینہ کے یہود عرب ہوتے تو شجرہ نسب اس کی گواہی دیتا۔

البتہ یہ درست ہے کہ حجاز میں لمبا عرصہ رہنے کی وجہ سے یہودی قبائل میں عربی تمدن اور قبائلی طرز زندگی نے گہرا اثر کیا تھا اور یہود نے عربوں کے اسماء، زبان اور عادات کو اختیار کرلیا تھا۔ تاہم یہودی خصائص اور اسرائیلی خصائل پھر بھی غالب نظر آتے تھے۔ پس یثرب کے یہود کے بنی اسرائیل ہونے میں کوئی شک نہیں۔

یہود کا اثر و نفوذ عربوں میں

اسلام سے پہلے عربوں اور یہود میں گوناگوں معاشرتی اور تمدنی تعلقات تھے مگر ان کے باوجود ذہنی طور پر ان میں ایک طرح کی اجنبیت اور مغائرت موجود تھی۔ مگر یہ اختلاف وطنی اور معاشرتی نہیں بلکہ اقتصادی اور علمی تفوق کا تھا جو یہودیوں کو مشرک عربوں پر حاصل تھا۔ یہود چونکہ صحف سماوی کے حامل اور تعلیم یافتہ تھے اس لیے وہ اپنے اندر احساس برتری رکھتے تھے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ وہ خالص عرب آبادیوں میں بہت کم آباد تھے اور جہاں وہ عربوں کے ساتھ رہے وہاں بھی انہوں نے اپنا تفوق قائم رکھا۔

تاہم اپنے اقتصادی اور تجارتی مقاصد کی تکمیل کے لیے وہ عربوں سے الگ تھلگ بھی نہیں رہ سکتے تھے۔ عرب چونکہ اپنے آپ کو امی قوم سمجھتے تھے۔ اس لیے وہ برملا یہود کے علمی تفوق کو تسلیم کرتے تھے حتیٰ کہ قریش بھی جو عربوں کے سردار تھے علمی معاملات میں یہود سے مشورہ لیتے تھے بلکہ جب کسی کے ہاں اولاد زندہ نہیں رہتی تھی تو وہ منت مانتا تھا کہ اگر اس کے ہاں اولاد ہوئی تو وہ پہلے بچے کو یہودی بنادے گا (ابوداؤد)۔ چنانچہ ایسے لوگ "جدید الیہودیہ" کہلاتے تھے۔

معاشی لحاظ سے یہود عربوں پر مسلط ہو چکے تھے۔ یہودی مہاجنی کاروبار اور تجارت میں صدیوں کا تجربہ رکھتے تھے اور وہ اپنی تجارت آپس کے تعاون اور تجارتی راستوں پر قابض ہونے کی وجہ سے دوسروں کے ہاتھ میں جانے نہیں دیتے تھے۔ عرب کے امیر ترین قبائل بھی ان سے قرض لیتے تھے۔ حتیٰ کہ خود رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن رکھی تھی۔ یہودی سود خور قوم تھی اس لیے وہ عرب میں وہی اقتصادی حیثیت رکھتے تھے جو تقسیم ہند سے قبل برصغیر میں ہندوؤں کی تھی۔

اقتصادی امتیاز کے مقابل پر دوسری طرف معاشرتی لحاظ سے یہود عربوں کے قبائلی نظام میں اس قدر جذب ہوگئے تھے کہ عربوں کی قبائلی جنگوں میں مجبوراً انہیں ایک فریق کی طرف سے شامل ہونا پڑتا تھا۔ چنانچہ مشہور جنگ بعاث میں عرب کے یہود شامل تھے انہوں نے بعض قبائل سے دفاعی معاہدات بھی کررکھے تھے۔ چنانچہ اسلامی غزوات کے مختلف مواقع پر انہوں نے ان معاہدات سے خوب فائدہ اٹھایا۔

یہود چونکہ صدیوں کی متمدن حکومت سے ہجرت کرکے آئے تھے۔ اس لیے انہوں نے عربوں کو زراعت کے جدید طریقے اور آلات سے روشناس کیا۔ بلکہ صنعت و حرفت تو ہمیشہ یہودیوں کے ہاتھ میں ہی رہی۔ قلعوں کی تعمیر میں بھی انہوں نے عربوں کو جدید انجینئرنگ سکھائی۔

اہل عرب چونکہ یہود کو علمی اور مذہبی رنگ میں اپنے سے فائق سمجھتے تھے۔ اس لیے یہودی مذہب نے عربوں پر گہرے اثرات چھوڑے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مدینہ کے لوگ باقی عرب کی نسبت اسلام کی طرف جلد مائل ہوئے کیونکہ ان کا ماحول یہود کی ہمسائیگی کی وجہ سے مذہبی تھا۔ اور وہ بعث بعد الموت اور الہامی کتب کی اہمیت سے آگاہ تھے۔ اس کے مقابل پر عرب کے دوسرے قبائل کٹر قسم کے مشرک تھے اور خالص Paganism پر کاربند تھے۔

علامہ شبلی نے یہودیوں کے عرب میں سیاسی اور اقتصادی تفوق کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"زمانہ قدیم میں ان کی اقتصادی بالادستی نے یورپ اور مشرق وسطیٰ کے ہر ملک میں انہیں سیاست کا خطرناک مقتدر جز بنادیا تھا۔ بعینہٖ یہی حال عرب کا تھا۔ وہ اپنی قلعہ بندیوں کے بل بوتے پر مسلمانوں کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کو ان کی شرارتوں کی وجہ سے متعدد لڑائیاں لڑنی پڑیں۔ بدر میں جب مسلمانوں کو فتح ہوئی تو یہ فخریہ کہتے تھے کہ قریش مکہ سے کیا لڑنا۔ مسلمانوں کو ہمارے قلعوں سے مقابلہ کرنا پڑے تو معلوم ہو۔"

البتہ یہود مدینہ کی یہ بالادستی ایک حد تک اوس اور خزرج قبائل کے یمن سے نکل کر مدینہ میں آباد ہوجانے کے چند صدیوں بعد کمزور ہوگئی تھی۔ اوس اور خزرج عربی الاصل قبائل یمن میں نہایت خوشحال تھے لیکن سیل عرم کے عظیم سانحہ سے متاثر ہوکر انہیں ہجرت کرنا پڑی تھی۔ شروع میں دیر تک وہ یہود کے مظلوم رہے لیکن آہستہ آہستہ اقتدار کا توازن ان کی طرف ہوگیا یا کم از کم اقتدار متوازن ہوگیا۔

اسلام کی آمد پر یہود مدینہ کے مذہبی عقائد

یہود حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں ہی ان کے لکھائے ہوئے عقائد سے منحرف ہونے شروع ہوگئے تھے۔ جب حضرت موسیٰؑ چالیس روز کے لیے کوہ طور پر تشریف لے گئے تو پیچھے ساری قوم باوجود ہارون علیہ السلام کی موجودگی کے سامری کے پیچھے گمراہ ہوگئی۔ بنو اسرائیل دراصل مصریوں کی غلامی میں لمبا عرصہ رہنے

کی وجہ سے غلامانہ ذہنیت کے مالک ہوگئے تھے اس لیے وہ بار بار توجہ دلانے کے باوجود بت پرستی اور شرک میں مبتلا ہو جاتے تھے۔

عرب کے یہود چونکہ قدیم زمانہ سے عرب میں مقیم تھے اس لیے ان میں بعض ایسے عقائد بھی فروغ پاگئے تھے جو فلسطین کے یہود میں نابود تھے۔ یہی وجہ ہے کہ شام کے یہودی حجاز کے یہودیوں کو یہودی ہی نہیں سمجھتے تھے کیونکہ وہ اگرچہ کتاب مقدس کو مانتے تھے۔ مگر شامی اور فلسطینی یہودیوں کی طرح وہ طالمود پر عمل پیرا نہیں تھے۔

تاریخ الیہودنی بلاد العرب کے مصنف نے Graetz کے حوالہ سے لکھا ہے کہ دمشق اور حلب کے تیسری صدی عیسوی کے یہود کی یہ شہادت موجود ہے کہ وہ جزیرہ عرب میں یہود کے وجود سے انکار کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ خیبر کے یہودی یہودی نہیں کیونکہ خدا کے بارے میں توحید کے عقائد نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ طالمود کی پورے طور پر پیروی کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں ان کے جن عقائد پر تنقید وارد ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ عرب یہود عزیر کو اسی طرح خدا کا بیٹا سمجھتے تھے جس طرح عیسائی مسیح کو سمجھتے ہیں۔ غالباً اسی عقیدہ کی طرف دمشق اور حلب کے یہود اشارہ کرتے تھے۔
(توبہ)

2۔ انہوں نے اپنے علماء دین اور راہبوں کو خدا کے سوا رب بنایا ہے۔ یعنی ان کی اندھا دھند پیروی کرتے ہیں۔ (توبہ)

3۔ ہم خدا کے بیٹے اور اس کے محبوب ہیں اس لیے ہمیں جہنم کی آگ صرف چند دن ہی چھوئے گی۔
(مائدہ۔ بقرہ)

4۔ قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے کہ یہود عرب سخت قسم کے شرک میں مبتلا تھے۔ (آل عمران)

5۔ وہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تنگ دست ہے اور ہم امیر ہیں۔ (مائدہ۔ آل عمران)

6۔ اسی طرح قرآن کریم میں یہود کی جبرئیل سے دشمنی کا بھی ذکر ہے۔ (سورۃ مائدہ)

یہ وہ عقائد ہیں جنہیں قرآن کریم نے یہود کی طرف منسوب کیا ہے۔ البتہ عرب کے یہود فلسطینی یہود کے برعکس قیامت اور بعث بعد الموت پر یقین رکھتے تھے۔

یہود مدینہ کے اسلام نہ لانے کے اسباب

یہود کے ایمان نہ لانے کی وجوہات صرف مذہبی نہیں بلکہ اس میں بہت سی اقتصادی، معاشرتی اور سیاسی اسباب شامل ہیں۔

1۔ مذہبی وجوہات وہی ہیں جو ہر نبی کی مخالفت میں موجود ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے کہ جب بھی کوئی نبی آیا اس کی قوم اس سے استہزاء کرتی رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہود

اگرچہ ایک موعود نبی کے منتظر تھے لیکن ساتھ ہی یہود عصبیت اور احساس برتری کی بناء پر وہ پسند کرتے تھے کہ وہ بنی اسرائیل سے ہی آئے۔ عربوں کو وہ وحشی اور لاعلم قوم سمجھ کر ان سے نفرت کرتے تھے۔ اس لیے یہی احساس فخر ان کے انکار کا باعث بنا۔

2۔ پھر اسلام میں یہود کے بعض عقائد کا سختی سے رد کیا گیا تھا۔ سیاسی نقطہ نگاہ سے چونکہ ان کے حریف قبائل اوس اور خزرج اسلام لانے میں پیش پیش تھے۔ اس لیے لازماً ان کے دل میں رسول اللہ کے خلاف نفرت پیدا ہوگئی اور اسلام کے جھنڈے کے نیچے صدیوں کے منتشر قبائل چونکہ متحد ہوتے جا رہے تھے۔ یہود اس کو اپنی عصبیت کی بناء پر کبھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

3۔ یہود ایک مالدار اور تاجر قوم تھی۔ ایسی اقوام کسی نبی پر ہرگز ایمان لانے میں چستی نہیں دکھاتیں۔ قرآن کریم نے بار بار یہود کی زر پرستی کو ان کی دیانت اور دینداری کی راہ میں ایک روک قرار دیا ہے۔

4۔ یہود کو اپنے قلعوں اور جمعیت پر ناز تھا۔ وہ بین الاقوامی حیثیت رکھتے تھے۔ اس لیے وہ ابتداء میں مسلمانوں کو نفرت سے دیکھتے تھے۔

مدینہ کے یہودی قبائل

1۔ بنو قریظہ

مدینہ کے مشرق میں وادی کے قریب آباد تھے۔ بعد میں یہ وادی ان کے نام پر مشہور ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ آنے کے بعد جن قبائل سے معاہدہ دفاع باہمی کیا ان میں یہ بھی شامل تھے لیکن 5ھ میں انہوں نے معاہدہ شکنی کی۔ اس سے قبل بھی وہ احزاب کے موقع پر کفار سے سازش کر چکے تھے۔ اس لیے 5ھ میں وہ حضرت سعد بن معاذ کے فیصلہ کے مطابق جو یہود کی مرضی سے منصف قرار پائے ان کے بالغ مرد قتل کر دیے گئے اور عورتوں اور بچوں کو غلام بنایا گیا۔

اس قبیلے سے حضرت ثعلبہ، زین بن سعنہ، سعید عطیہؓ اور ریحانہ اسلام سے مشرف ہوئے۔

2۔ بنو نضیر

یہ قبیلہ وادی بطحان میں مقیم تھا۔ یہ مدینہ کی سب سے بڑی وادی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے اس قبیلہ سے بھی دفاعی معاہدہ کیا تھا۔ مگر یہ قبیلہ معاہدہ شکنی کی پاداش میں 4ھ میں جلا وطن کیا گیا۔ حضرت مخریق یامین اور ابوسعد وغیرہ اسی قبیلہ سے تھے۔

3۔ بنو قینقاع

اس قبیلہ کے لوگ مدینہ کی صنعت پر قابض تھے۔ زراعت پیشہ بھی تھے۔ دوسرے یہودی قبائل کے مقابل پر یہ تعداد میں زیادہ اور طاقتور تھے۔ سب سے پہلے اسی قبیلہ نے عہد شکنی کی اور جلا وطن ہو کر شام میں آباد ہوئے۔

4۔ بنو صعول

اس قبیلہ کی کوئی الگ حیثیت نہیں تھی بلکہ یہ بنو قریظہ ہی کے زیر سایہ رہتے تھے۔ حضرت ثعلبہ۔ حضرت اسد بن کعب اور حضرت عبداللہ بن سلام اسی قبیلہ سے تھے۔ یہ بھی بنو قریظہ کے ساتھ ہی تباہ ہوگئے تھے۔

5۔ بنوز بناع

یہ قبیلہ بنو قریظہ ہی کی ایک شاخ تھی بلکہ یہ ان کے ماتحت تھے۔ حضرت رافع کا نسبی تعلق اسی قبیلہ سے تھا۔ ان کے علاوہ بعض چھوٹے چھوٹے قبائل بھی تھے لیکن ان کی حیثیت علیحدہ نہیں تھی۔ سیرۃ ابن ہشام میں جہاں رسول اللہ ﷺ اور یہود مدینہ کے درمیان معاہدہ کی تفصیل ہے وہاں بھی ذکر ہے کہ اس معاہدہ میں بنی نجار، بنی عوف، بنی الحرث، بنی ساعدہ، بنی اوس، بنی جشم اور بنی ثعلبہ شامل تھے اور لکھا تھا کہ قبائل مذکورہ پر فرض ہوگا کہ ان میں سے کسی ایک پر جب کوئی حملہ کرے تو یہ سب اس کی مدد کریں گے۔ (مجلۃ الجامعہ)

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

جماعت جرمنی کی اعجازی ترقی کا ایک سربستہ راز

جرمنی وسطی یورپ کا سب سے بڑا ملک ہے جنوری 1933ء میں رائشٹاک پارٹی برسر اقتدار آئی اور ہٹلر ملک کا چانسلر بن گیا اور پوری جرمن قوم کو نازی ازم کے حوالہ کر دیا گیا۔ جرمنی نے اگست 1939ء میں پولینڈ پر قبضہ کر لیا اور دوسری جنگ عظیم چھڑ گئی۔ 22/جون 1940ء کو جرمنی نے فرانس پر قبضہ کر لیا جس کے نتیجہ میں فرانس کی بظاہر ناقابل تسخیر طاقت پارہ پارہ ہوگئی اور ساتھ ہی برٹش ایمپائر کا مرکز لندن بھی نازی بمبار طیاروں کی زد میں آگیا اور ہٹلر کی فوجیں فتوحات پر فتوحات حاصل کرتے ہوئے تیز رفتاری سے آگے ہی آگے بڑھنے لگیں۔

عین اس موقع پر سیدنا حضرت مصلح موعود نے 13/اپریل 1941ء کو مجلس مشاورت کے ممبران سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ جناب الٰہی کی طرف سے مجھے بتایا گیا ہے کہ اس جنگ میں خدا تعالیٰ کا دخل ہے اور جس جنگ میں خدا تعالیٰ کا دخل ہو اس کا نتیجہ احمدیت کے لئے مضر نہیں ہوسکتا۔

آخر پر حضرت مصلح موعود نے فرمایا:

''مَیں تو سمجھتا ہوں کہ اگر اس جنگ میں جرمنی کو شکست ہوئی تو اس کے بعد (۔) کا بہترین مقام جرمنی ہوگا۔ جرمن قوم تین سو سال سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی ہے اور اس غرض کے لئے اس نے بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں مگر ابھی تک وہ اپنے ارادہ میں کامیاب نہیں ہوسکی۔ اگر اس جنگ میں بھی اسے کامیابی حاصل نہ ہوئی تو ہم اسے بتاسکیں گے کہ خدا نے تمہاری ترقی کا کوئی اور ذریعہ مقرر کیا ہوا ہے۔ جو سوائے اس کے کچھ نہیں کہ تم خدا کے دین میں داخل ہو جاؤ اور بحبل من اللہ ترقی کر جاؤ پھر تمہیں دنیا میں کوئی مغلوب نہیں کر سکے گا پس میں سمجھتا ہوں۔ جرمن قوم کا اس شکست میں دینی لحاظ سے بہت بڑا فائدہ ہے اور **عنقریب (۔) کے لئے ہمیں ایک ایسا میدان میسر آنے والا ہے جہاں کے رہنے والے باتیں نہیں کرتے بلکہ کام کرتے ہیں اور زبانی دعویٰ نہیں کرتے بلکہ عملی رنگ میں قربانیاں کر کے دکھاتے ہیں۔''**

(رپورٹ مشاورت 1941ء صفحہ 135، 136)

یہ تریسٹھ سال قبل کی حیرت انگیز آسمانی خبر ہے جو اب اس شان سے پوری ہو رہی ہے کہ اپنے تو رہے ایک طرف بیگانے بھی دنگ ہیں۔ وہ جرمنی جہاں جنگ عظیم اوّل کے بعد ایک بیت الذکر بنانے کی توفیق جماعت احمدیہ کو نہ مل سکی اور مالی تنگ دستی کے باعث مشن ہی کو بند کر دینا پڑا۔ آج خدائے ذوالعرش کے احسان اور نظام خلافت کی برکت کے طفیل جرمنی بھر میں بیوت الذکر کی تعمیر کا نہایت مبارک سلسلہ شروع ہو چکا ہے اور حضرت مصلح موعود کی 63 سال قبل کی پیشگوئی کے ظہور پذیر ہونے کے آثار افق پر صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ فالحمدللہ۔

ایک نہایت دلچسپ فتویٰ

اگر کوئی کسی کا پرندہ یا مرغی چوری کرے تو اسے چاہیئے ویسے کاٹ کر کھا جائے۔ حرام تو ہے ہی۔ ذبح نہ کرے۔ اگر حرام ہی کھانا ہے تو اس کا جھٹکا کر کے کھائے۔ اس لئے کہ اگر ذبح کرے گا تو اس کا مطلب ہے کہ حرام کو حلال کرنا چاہتا ہے۔ ذبح کرنے سے مراد ہے چیز کو حلال کرنا۔ ذبح سے تو چیز حلال ہو جاتی ہے تو وہ حرام کو حلال کرنا چاہتا ہے یہ کفر ہے۔ حرام شرعی کو حلال بنانا کفر ہے۔''

(ماہنامہ المرشد اکتوبر 2000ء ص19)

روئے زمین پر سب سے بڑی کھیلوں کی دنیا

اولمپک گیمز۔ تاریخ اور جدید حالات

عطاء الوحید باجوہ صاحب

اولمپک گیمز ہر چار سال بعد منعقد ہوتی ہیں۔ ان کا آغاز ایتھنز میں 776 ق م میں اور پھر 1896ء میں ہوا تھا۔

اولمپک تاریخ کے آئینہ میں

تاریخی شواہد کے مطابق اولمپک گیمز کا آغاز 776ق م میں اولمپیئن خدا زیوس (Zeus) کی شان میں منعقد ہونے والی تقریب میں ہوا۔ لیکن ان کے آثار لیدیا کے شہزادے پیلپس کی شروع کروائی ہوئی ان کھیلوں تک نظر آتے ہیں جو تجہیز و تکفین کے مواقع پر ہوتی تھیں۔

بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ 776ق م میں منعقد ہونے والے کھیل پہلے نہ تھے بلکہ پہلی دفعہ یہ باقاعدہ چار سالہ جشن کی صورت اختیار کرنے کے بعد منعقد ہوئے۔

یونانی شعراء نے بھی ان مقابلوں کا ذکر اپنی شاعری میں کیا ہے۔ ہومر شاعر نے ان کا ذکر اپنی نظموں میں کیا ہے۔ اس نے ان کھیلوں کو مختلف تقریبات کے جزو کے طور پر پیش کیا ہے جن میں ایک ہیرو پیٹروکلس کی یاد میں منعقد ہونے والی تقاریب بھی شامل ہیں۔

تمام یونانی مردوں کو ان کھیلوں میں حصہ لینے کی اجازت تھی اور عورتوں کو تو بالکل اجازت نہ تھی بلکہ شادی شدہ عورتوں کو تو ان کھیلوں میں بطور تماشائی بھی جانے کی اجازت نہ تھی۔ کیونکہ وہ لوگ اس یقین پر قائم تھے کہ اولمپیا میں بیویوں کی موجودگی قدیمی مذہبی تقدس کو گدلا کرنے کا باعث ہوگی۔ ہاں جوان لڑکیوں کو وہاں جانے کی اجازت تھی۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والی عورتوں کی سزا یہ تھی کہ انہیں کسی چٹان سے نیچے پھینکا جائے۔

پہلی دفعہ منعقد ہونے والی گیمز میں صرف 192 میٹر دوڑ شامل تھی جو کہ ایک باورچی ''کوروئی بس'' نے جیتی اور وہ تاریخ میں اولمپکس کا پہلا چیمپئن شمار ہوا۔ ابتداء میں مقابلوں میں صرف دوڑیں شامل تھیں۔ اور پھر بعد میں تقریباً 688ق م میں باکسنگ کا اضافہ کیا گیا اور اس کے فوراً بعد ہی تھالی پھینکنا، نیزہ بازی، لمبی چھلانگ اور ریسلنگ وغیرہ کے کھیل بھی شامل ہوگئے۔

ہر اولمپک گیمز سے پہلے عارضی جنگ بندی کا ایک معاہدہ لیا جاتا تھا جس کے نتیجہ میں ہر ایک اولمپیا کی طرف بحفاظت سفر کر سکتا تھا۔ کیونکہ اس معاہدہ کے نتیجہ میں جنگیں ملتوی ہو جاتی تھیں۔ فوج پر بین لگ جاتا تھا اور اس دوران کسی کو سزائے موت نہ دی جاتی تھی۔

393 ق م میں ایک رومن عیسائی بادشاہ تھیوڈوسیس اول نے ان کھیلوں کو ان کے ملحدانہ اثرات کی وجہ سے بند کروادیا۔

جدید اولمپک اور ان کا بانی

تقریباً 1500 سال کے بعد اولمپکس 1896ء میں پیئرے دے کوبرٹن نے ایتھنز میں شروع کروائیں۔ اولمپکس کے بانی پیئر دے کوبرٹن خود بھی کھیلوں میں نہ صرف دلچسپی رکھتے تھے بلکہ حصہ بھی لیتے تھے۔ آپ 1863ء میں پیدا ہوئے۔ آپ فرانس کے تعلیمی ڈھانچے میں اصلاحات کے ذریعہ سے نئی روح پھونکنا چاہتے تھے۔ آپ کے نزدیک تعلیم معاشرے کے مستقبل کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی تھی۔

31 سال کی عمر میں آپ نے اولمپکس کو دوبارہ زندہ کرنے کا ارادہ کیا۔ اس بات کا اظہار آپ نے پہلی بار یونین آف فرنچ سوسائٹی آف اتھلیٹک کی میٹنگ میں کیا۔ آپ اس سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری تھے۔ اس وقت کسی نے آپ کی اس بات پر یقین کا اظہار نہ کیا۔

23 جون 1894ء کو آپ نے انٹرنیشنل اولمپکس کمیٹی کی بنیاد پیرس کی ایک یونیورسٹی آف سوربون کی ایک تقریب میں رکھی۔ اس کمیٹی کے پہلے صدر ایک یونانی جن کا نام ڈیمیٹریس ویکلس تھا بنے۔ 1896ء میں کوبرٹن کا یہ خواب ایتھنز میں اولمپک گیمز کے ذریعہ پورا ہوا اور اس موقع پر آپ کو انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی کا دوسرا صدر چنا گیا۔ 1925 تک آپ ہی اس عہدے پر متمکن رہے اور 1925ء میں آپ نے اپنے آپ کو تعلیمی میدان کے لئے وقف کر دیا۔

2 ستمبر 1937ء کو آپ کا انتقال جنیوا کے ایک پارک میں ہوا۔ آپ کو آپ کی خواہش کے مطابق لوسین میں دفن کیا گیا۔

اولمپک مشعل

ان گیمز سے پہلے ایک مشعل روشن کی جاتی ہے۔ یہ مشعل اخلاص اور اصلاح کے لئے کی جانے والی جدوجہد کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ قدیمی اولمپک گیمز سے جاری ہے۔ اس وقت اسے سورج کی تپش سے روشن کیا جاتا تھا اور جب تک کھیلیں جاری رہتیں یہ جلتی رہتی تھی۔

موجودہ زمانہ میں سب سے پہلے یہ مشعل 1928ء میں جلائی گئی اور پھر 1936ء سے یہ سلسلہ شروع ہوا کہ کھلاڑی باری باری یہ مشعل لے کر اولمپیا سے میزبان شہر کے اولمپک سٹیڈیم تک لے کر جانے لگے۔ مشعل کا ڈیزائن میزبان شہر کی عکاسی کرتا ہے۔ ایتھنز 2004ء اولمپک مشعل زیتون کے پتے کے مشابہ بنائی گئی ہے۔ اس کا وزن 700 گرام اور لمبائی 68 سنٹی میٹر ہے۔ مشعل کی بناوٹ اس کے جلنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

اولمپک پرچم

اولمپک جھنڈا سفید رنگ کا ہے اور اس پر پانچ دائرے بنے ہوئے ہیں۔ یہ دائرے انٹارکٹیکا کے علاوہ پانچ براعظموں کو پیش کرتے ہیں۔ ان دائروں کا رنگ نیلا، پیلا، کالا، سبز اور سرخ اس لئے چنا گیا تھا کہ اس وقت ہر ملک کے جھنڈے میں ان میں سے کوئی ایک رنگ ضرور ہوتا تھا۔ یہ دائرے اس دوستی کے بھی عکاس ہیں جو ان مقابلوں کے نتیجہ میں جنم لیتی ہے۔

پیئرے دے کوبرٹن بانی اولمپکس نے یہ جھنڈا 1914ء میں تشکیل دیا لیکن یہ پہلی دفعہ 1920ء میں اولمپک گیمز کے موقع پر انٹورپ (بیلجیئم) میں لہرایا گیا۔

اولمپک ماٹو اور عہد

1921ء میں بانی اولمپکس پیئرے دے کوبرٹن نے پہلی بار اولمپک ماٹو پیش کیا جس کا مطلب ''تیز، بلند اور بہادر'' ہے۔ اب عالمی طور پر اسے ان الفاظ میں قبولیت حاصل ہے۔ "Swifter, Higher, Stronger"

بانی اولمپکس نے ایک عہد بھی لکھا جسے افتتاحی تقریب میں ایک کھلاڑی سب کی طرف سے پڑھ کر سناتا ہے۔ یہ پہلی بار 1920ء میں پڑھا گیا تھا اس کا ترجمہ یہ ہے:۔

''سب شاملین کی طرف سے میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ ہم ان اولمپک گیمز میں اس کے اصولوں کی عزت و احترام کرتے ہوئے، ایک حقیقی کھلاڑی کی روح رکھتے ہوئے، کھیل اور اپنی ٹیم کی عظمت کی خاطر حصہ لیں گے''۔

بعض دلچسپ حالات وواقعات

☆1896ء میں جب امریکہ کے کھلاڑی پہلی دفعہ اولمپک گیمز کے لئے ایتھنز پہنچے تو ان کے نزدیک ابھی تیاری کے لئے 12 دن مزید باقی تھے لیکن کھیل ان کے پہنچتے ہی اگلے روز شروع ہوگئے کیونکہ ان کو علم نہ تھا کہ گریک کیلنڈر ان کے کیلنڈر سے مختلف تھا۔ لیکن پھر بھی ٹیم نے سب سے زیادہ سونے کے تمغے جیتے۔ اس وقت بارہ قومیں مقابلوں میں شامل ہوئی تھیں۔

☆سب سے کم سن گولڈ میڈل حاصل کرنے والا سات سے دس سال کا تھا۔ تاریخ میں اس کا نام محفوظ نہیں لیکن اس نے یہ میڈل 1900ء میں پیرس میں حاصل کیا۔ جبکہ اس نے کشتی رانی کے مقابلے میں آخری منٹ میں ڈچ ٹیم کے ساتھ شمولیت اختیار کی اور ٹیم گولڈ میڈل جیت گئی۔

☆جب 1900ء میں اولمپکس فرانس میں منعقد ہوئیں تو جیتنے والوں کو میڈلز کے بجائے فن پارے بطور انعام دیئے گئے۔

☆ سینٹ لوئس کے مقام پر 1904ء میں گولف کا کھیل دوسری اور آخری دفعہ اولمپکس میں ظاہر ہوا جبکہ کینیڈا کا 46 سالہ جورج لیون ہاتھوں پر چل کر اپنا انعام وصول کرنے سٹیج پر گیا۔

☆ پہلی دو اولمپک گیمز کے موقع پر میراتھن ریس کا فاصلہ ایک اندازہ کے مطابق تھا لیکن 1908ء میں برطانیہ کے شاہی خاندان نے درخواست کی کہ وہ میراتھن کا آغاز دیکھنا چاہتے ہیں اس لئے دوڑ ونڈسر کیسل سے شروع ہو۔ ونڈسر کیسل اور اولمپک سٹیڈیم کا فاصلہ 42.195 میٹر (26. 0 میل، تین سو پچاسی گز) تھا۔ 1924ء میں اسی فاصلے کو میراتھن ریس کے لئے باقاعدہ مخصوص کر دیا گیا۔

☆1908ء میں 400 میٹر دوڑ میں برطانیہ کا وندم ہیلسویل واحد حصہ لینے والا تھا۔

☆1952ء میں اولمپکس میں رشیا کی جمناسٹ ماریہ گوروخووسکایا نے سات گولڈ میڈل جیت کر ریکارڈ قائم کیا۔

☆اولمپکس میں ایک اور عظیم جمناسٹ تھی۔ نادیہ کومینیسی جس کا تعلق روم سے تھا، نے 1976ء میں چھ انفرادی گولڈ میڈل حاصل کئے۔

☆27ویں اولمپکس کے موقع پر سڈنی آسٹریلیا میں جنوبی اور شمالی کوریا نے تاریخ میں پہلی بار ایک جھنڈے تلے مارچ پاس کی۔

☆1990ء کی دہائی میں برطانیہ کا لنڈ فورڈ کرسٹی ایک ہی وقت میں اپنے کھیل کا ورلڈ، اولمپک، یورپین اور کامن ویلتھ چیمپئن تھا۔

بدبودار اسہال

کاربووتج۔ بپٹیشیا

''کاربووتج میں ہوا سارے پیٹ میں نہیں بلکہ صرف ایک حصہ میں اوپر کی طرف دباؤ ڈالتی ہے جس میں تعفن بھی پایا جاتا ہے۔ کاربووتج کے اسہال میں بھی بدبو ہوتی ہے اور مریض بہت کمزوری محسوس کرتا ہے۔ اس لحاظ سے اس کی علامات بپٹیشیا سے ملتی ہیں لیکن بپٹیشیا اس بیماری میں زیادہ گہری دوا ہے اور ٹائیفائیڈ کے بدبودار اسہال میں بھی مفید ثابت ہوتی ہے۔ کاربووتج وہاں کام نہیں کرتی۔'' (صفحہ: 243)

ماخوذ

ذیابیطس میں غذا کا انتخاب

ذیابیطس میں لبلبہ سے نکلنے والی رطوبت (انسولین) بالکل پیدا نہیں ہوتی یا بلحاظ ضرورت پیدا نہیں ہوتی یا پھر پیدا تو ضرورت کے لحاظ سے ہو رہی ہوتی ہے لیکن اس کی اثر پذیری میں فرق آجاتا ہے۔ اسی بنیاد پر اس کی دو بڑی اقسام بنائی گئی ہیں۔ ایک صحت بخش اور متوازن غذا نہ صرف خون میں شکر کی مقدار کو کنٹرول رکھتی ہے بلکہ اس مرض میں ہونے والی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھنے میں بھی نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔

جہاں تک ذیابیطس میں تجویز کردہ غذا کا تعلق ہے اس میں وہ سارے اجزاء شامل کئے جاتے ہیں جو کہ ایک عام صحت بخش اور متوازن غذا کا حصہ ہیں۔ بالفاظ دیگر ذیابیطس میں مبتلا شخص کی غذا ایک عام صحت بخش اور متوازن غذا ہی ہوتی ہے۔

چند اہم نکات

☆غذا کے اوقات اور مقدار میں باقاعدگی
☆میٹھی اشیاء سے پرہیز
☆چکنائی کی قسم اور مقدار میں احتیاط
☆ریشہ دار غذاؤں کا استعمال
☆خوردنی نمک کے استعمال میں احتیاط
☆وزن اور قد میں بہتر مناسبت
☆ورزش میں باقاعدگی

اوقات اور مقدار میں باقاعدگی

اس اصول کو لاگو کرنے سے ذیابیطس میں مبتلا افراد کے خون میں شکر کی مقدار کو دن بھر متوازن رکھنے میں مدد ملتی ہے۔ اگر مریض انسولین پر ہے تو دو کھانوں کے درمیان اور سوتے وقت ہلکا پھلکا ناشتہ بے حد مفید ثابت ہوتا ہے۔

میٹھی اشیاء سے پرہیز

ان اشیاء کے استعمال سے چونکہ خون میں شکر کی سطح تیزی سے بڑھتی ہے جس کی وجہ سے ذیابیطس کا کنٹرول متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے ان اشیاء سے سختی سے پرہیز کریں۔

چکنائی سے احتیاط

اس احتیاط سے دل کی بیماریوں کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً جمنے والی چکنائی جس میں گھی، مکھن، بالائی، انڈے کی زردی، چکنائی والا گوشت، دل، گردے، کلیجی، مغز شامل ہیں احتیاط کریں۔ اپنے کھانوں میں نباتاتی چکنائی مثلاً سورج مکھی، مکئی، سویابین، سرسوں، زیتون یا کینولا تیل استعمال کریں۔ زیادہ تیل میں تلی ہوئی اشیاء سے پرہیز کریں۔ گوشت سے ہر قسم کی نظر آنے والی چکنائی صاف کرلیں۔ کھانوں کے اوپر سے فاضل تیل اور چکنائی نکال لیں۔

ریشہ دار غذاؤں کا استعمال

یہ ایک خاص قسم کے نشاستہ کا مرکب ہے جو صرف نباتات مثلاً اناج، پھل اور سبزیوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ریشے کی موجودگی میں غذا تیزی سے ہضم نہیں ہوتی بلکہ آہستہ آہستہ گلوکوز میں تبدیل ہو کر خون میں شامل ہوتی ہے۔ اناج میں حاصل ہونے والا ریشہ قبض کے بچاؤ میں بہت مفید ہے۔ زیادہ ریشہ دار غذائیں وزن کم کرنے میں بھی معاون ثابت ہوتی ہیں۔ اپنی غذا میں ریشہ بڑھانے کے لئے درج ذیل ہدایات پر عمل کریں۔

☆آٹا ہمیشہ بھوسی والا استعمال کریں۔
☆سفید کی بجائے لال چاول استعمال کریں۔
☆دالیں چھلکے سمیت استعمال کریں۔
☆سبزیوں کو اپنی غذا کا لازمی جزو بنائیں خصوصاً ایسی سبزیاں جو چھلکے سمیت کھائی جا سکیں، مثلاً بھنڈی، کھیرا، بینگن وغیرہ۔
☆ثابت پھلوں کو اس کے جوس پر ترجیح دیں۔

نمک کے استعمال میں احتیاط

زیادہ نمک کا استعمال بلڈ پریشر بڑھانے کا سبب ہے لہٰذا اپنی غذا میں نمک کا استعمال کم سے کم کریں۔ آٹے، چاول اور سلاد میں نمک کا استعمال ترک کریں۔ زیادہ نمکین اشیاء مثلاً اچار، نمکو، چائنیز نمک، سویا ساس وغیرہ سے پرہیز کریں۔

وزن اور قد میں بہتر مناسبت

مشاہدہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ جن افراد کا وزن قد کے حساب سے مناسب ہوتا ہے انہیں اپنے خون میں شکر کی مقدار کو کنٹرول کرنا نسبتاً آسان ہوتا ہے۔ اپنے وزن کے بارے میں بہت محتاط رہیں اور اس سلسلے میں اپنے معالج یا ماہر اغذیہ سے مشورہ کرتے رہیں۔

ورزش میں باقاعدگی

ورزش سے خون میں شکر کی بڑھی ہوئی مقدار توانائی میں تبدیل ہو کر خرچ ہو جاتی ہے جس سے وزن اور خون میں شکر کی مقدار کو کنٹرول کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اپنے معالج کے مشورے سے آپ جو بھی ورزش منتخب کریں اسے ہمیشہ مرحلہ وار کم سے زیادہ دورانیہ کی طرف لے جائیں۔ ابتداء میں ہفتہ میں تین دن آدھا گھنٹہ کی چہل قدمی ذیابیطس میں مبتلا شخص کے لئے محفوظ ورزش گردانی جاتی ہے۔ ورزش کو مسلسل برقرار رکھیں۔

متذکرہ بالا ہدایات نہ صرف ذیابیطس میں مبتلا اشخاص بلکہ ان تمام نارمل اشخاص کے لئے بھی بے حد مفید ہیں جو ایک صحت بخش اور خوش و خرم زندگی گزارنے کے خواہش مند ہیں۔ کیونکہ ان ہدایات پر عمل کر کے اور ان اصولوں کو اپنے معمولات کا حصہ بنا کر کوئی بھی شخص صحت کے حوالے سے بہترین زندگی گزار سکتا ہے۔ (بحوالہ ماہنامہ نبض لاہور)

تعارف

مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم کا
پہلا سوونیئر 2005ء

نگران اعلیٰ: اعجاز احمد صاحب
نگران: این اے شمیم احمد صاحب
مدیر: عابد حسین بھٹی صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم نے اپنا پہلا سوونیئر 2005ء شائع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ 1982ء میں بیلجیئم میں مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں آیا تھا اس وقت سے لے کر اب تک مجلس کے مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کو اس میں جمع کرنے کی سعی کی گئی ہے اور مختلف مواقع کی رنگین اور دیدہ زیب تصاویر شائع کی گئی ہیں۔

سوونیئر کی اصل زینت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام ہے جس میں حضور انور نے اپنے کامیاب دورہ افریقہ اور اہل افریقہ کی خلافت سے فدائیت کا ذکر کرتے ہوئے خدام الاحمدیہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا "میں نے افریقن احمدیوں میں نیکی اور اخلاص اور وفا دیکھی ہے۔ وہ احمدیت اور خلافت سے بے پناہ محبت کرنے والے ہیں۔ باوجود غربت کے وہ کئی میلوں کی مسافت طے کر کے اور اخراجات برداشت کر کے خلیفہ وقت کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے جمع ہوئے تھے۔ یہ فتوحات کے نظارے ہیں جو اللہ تعالیٰ ہمیں روزانہ دکھاتا ہے۔ یاد رکھیں کہ یہ نئی فتوحات آپ اور خاص طور پر نوجوان نسل پر اہم ذمہ داریاں ڈال رہی ہیں۔ وہ ذمہ داریاں کیا ہیں؟ یہ کہ فتوحات کے نظارے دیکھ کر حمد کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکتے چلے جائیں۔ مزید رحمتوں کے حصول کے لئے نیکیوں پر قدم ماریں (-) آپ بھی اخلاص اور وفا کے بہترین نمونے پیش کرنے والے بنیں"۔

اس سوونیئر کو تین زبانوں (ڈچ، اردو، فرنچ) میں شائع کیا گیا ہے اور مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم کی تاریخ کو بنگلہ اور انگریزی میں بھی شائع کیا گیا ہے۔ نیز علماء سلسلہ اور اہل علم حضرات کے تربیتی مضامین بھی شامل اشاعت ہیں۔ جن میں سے چند مضامین درج ذیل ہیں۔

مثالی معاشرہ کا ترجمان، تحریر مولانا دوست محمد شاہد صاحب

آنحضرت ﷺ بحیثیت قائد۔ تحریر مکرم نصیر احمد شاہد صاحب مربی انچارج بیلجیئم

احمدی نوجوانوں کا مثالی کردار از قلم مکرم عبدالسمیع خان صاحب۔ ایڈیٹر الفضل ربوہ

خدام الاحمدیہ خلفاء کی نظر میں۔ تحریر مکرم مقصود الرحمٰن صاحب

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سوونیئر کی اشاعت کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (ع۔س۔خ)

آغاز کائنات

آغاز کائنات کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے۔

وہ آسمانوں اور زمین کا عدم سے پیدا کرنے والا ہے۔ (سورۃ الانعام: 102)

اس قرآنی آیت میں موجود معلومات کے ساتھ موجودہ سائنس مکمل مطابقت رکھتی ہے۔ آج فلکی طبیعات اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ یہ ساری کائنات اپنے ہمہ جہت مادے اور وقت کے ساتھ لازماں میں ایک بہت بڑے دھماکے کے نتیجے میں وجود میں آئی۔ اس واقعے کو "بگ بینگ" (The Big Bang) کہا گیا اور اس نے ثابت کیا کہ کائنات ایک واحد نقطے کے دھماکے سے عدم (Nothingness) سے وجود میں لائی گئی۔ جدید سائنسی حلقے اس بات پر پوری طرح متفق ہیں کہ کائنات کے وجود میں آنے اور شروع ہونے کے بارے میں صرف یہ عظیم دھماکا ہی عقلی اور ثابت ہو سکنے والا توضیحی بیان ہو سکتا ہے۔

حالت نیست یا عدم سے عظیم دھماکے کے ذریعے مادے، توانائی اور وقت کی تخلیق کی گئی۔ جب نہ مادہ موجود تھا، نہ توانائی اور نہ ہی وقت پایا جاتا تھا۔ بگ بینگ سے پہلے مادے کا کوئی وجود نہ تھا اور جس کو صرف مابعد الطبیعاتی انداز میں ہی بیان کیا جا سکتا ہے۔ مادہ توانائی اور وقت سارے تخلیق کئے گئے۔ یہ حقیقت صرف حالیہ جدید فزکس کی بدولت سامنے آئی ہے جو ہمیں قرآن میں 1400 سال پہلے بتادی گئی تھی۔

محمد یوسف بقاپوری صاحب

خالو مکرم مرزا عزیز احمد صاحب کی یادیں

ہمارے خالو مکرم مرزا عزیز احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن کی ساری عمر لاہور میں گزری۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 92 سال تھی۔ دینی خدمات بجالانے کا کافی شوق تھا۔ ایک عرصہ اسلامیہ پارک میں رہے۔ اور وہاں کی بیت الذکر بنانے میں نمایاں حصہ لیا۔ حلقہ کے سیکرٹری مال کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔ آپ محترم مرزا عطاء اللہ صاحب کے بیٹے اور ایک پنجابی مشہور شاعر (آپ کی سہ حرفیاں آج بھی زبان زد عام ہیں) حضرت بابا ہدایت اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ حضرت بابا ہدایت اللہ صاحب نے 97 سال کی عمر میں 1929ء میں لاہور میں وفات پائی۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب حضرت بابا صاحب کی وفات کی اطلاع حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو دی گئی تو حضور نے فرمایا ''آپ ان کی نعش قادیان کیوں نہیں لے کر آئے؟'' جب بتایا گیا کہ آپ موصی نہیں تھے تو حضور نے ارشاد فرمایا ''ان کے لئے وصیت کی ضرورت نہیں تھی''۔ چنانچہ حضور کی اجازت پر آپ کا ایک کتبہ بہشتی مقبرہ میں نصب کروایا گیا۔

(لاہور۔ تاریخ احمدیت ص 283)

مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایک خاموش طبع نہایت نیک اور حلیم طبیعت کے بزرگ تھے آپ کی پہلی شادی ہماری خالہ جان مکرمہ امتہ الرشید صاحبہ، بنت حضرت مرزا محمد شفیع صاحب دہلوی صاحب سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ سے ہوئی تھی۔ جن سے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ عزیزم مرزا نعیم احمد صاحب اور عزیزم منور احمد مرزا صاحب۔ عزیزم نعیم صاحب ابھی حال ہی میں LDA لاہور سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ جب کہ منور احمد مرزا صاحب آج کل کینیڈا میں رہائش پذیر ہیں۔ اور وہاں کے ایک حلقہ Toronto East کے مقامی صدر ہیں۔ ہمارے خالو جی کی دوسری شادی منیر اختر صاحبہ بنت نذر احمد خان صاحب لاہور سے ہوئی۔ ان سے ایک بیٹی عزیزہ انیسہ پیدا ہوئی جو مکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقق کے بیٹے مکرم نصیر احمد صاحب سے بیاہی ہوئی ہے۔

آپ نے سرکاری ملازمت اختیار کی اور بطور ہیڈ کلرک ریٹائر ہوئے۔ قناعت پسند تھے کبھی کسی قسم کا طمع نہ کیا۔ آپ کو سیر کرنے اور سائیکل چلانے کا بہت شوق تھا عموماً کئی کئی میل پیدل سفر کرنے چلے جایا کرتے تھے۔ اور عزیز و اقارب کی خبر گیری کرتے رہتے تھے۔ بچوں کو بھی نصیحت کرتے تھے کہ رشتہ داروں سے ملتے رہنا چاہئے۔ اس طرح تعلقات استوار رہتے ہیں اور اصلاح و نصیحت کا موقع ملتا ہے۔

آپ اپنے والد مرزا عطاء اللہ صاحب کا ایک واقعہ اکثر سنایا کرتے تھے کہ حضرت اقدس جب کبھی لاہور میاں چراغ دین و میاں معراج دین صاحبان کے مکانات میں آکر ٹھہرتے تھے تو لاہور کے ایک مخلص رفیق لیلاری (رنگریز) حضور کی خدمت میں فالودہ پیش کیا کرتے تھے ایک دفعہ انہوں نے فالودہ مرزا صاحب کے ہاتھ (جب کہ آپ بچہ ہی تھے) حضور کی خدمت میں بھجوایا۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ حضرت اقدس اس وقت کچھ لکھ رہے تھے اور خواجہ کمال الدین صاحب پاس بیٹھے تھے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ پیالہ رکھ دو۔ پیالہ ایک پلیٹ سے ڈھکا ہوا تھا چنانچہ آپ نے حسب ارشاد قریب ہی رکھ دیا اور نیچے اتر آئے عموماً دستور تھا کہ حضور تھوڑا سا فالودہ پی لیا کرتے تھے۔ دوست اسی انتظار میں رہتے تھے یہ تھوڑا تھوڑا تبرک سب چکھ لیتے تھے مگر اس دن حضور نے بغیر کچھ پینے کے سارا پیالہ نیچے واپس کر دیا۔ کہ طبیعت آج نہیں چاہتی۔ جب پیالہ نیچے آیا تو ڈھکنا اٹھا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس میں مکھی گری ہوئی ہے۔ سب حیران ہوئے کہ دیکھو اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کو ذرا سی مشتبہ چیز کی طرف مائل نہیں ہونے دیتا۔ مگر وہ رفیق اپنے دل میں بہت ہی افسردہ ہوئے کہ میری ذرا سی کوتاہی کی وجہ سے یہ خرابی پیدا ہوئی ہے۔ آپ اکثر پرانی باتیں دہرایا کرتے تھے۔

(لاہور۔ تاریخ احمدیت ص 285)

آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے ایک بیٹی سات پوتے پوتیاں اور دو نواسے اور ایک نواسی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ نہایت دبلے پتلے اور لمبے قد کے تھے صحت ماشاء اللہ اچھی رہی۔ آپ کے سب بچوں نے خصوصاً ان کی بڑی بہو محترمہ یاسمین صاحبہ نے ان کی بیماری میں بہت خدمت کی اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

میرا ان کے ساتھ خصوصی تعلق رہا میں اکثر ان کو دعا کے لئے کہتا رہتا تھا۔ اگرچہ مالی تنگی تھی لیکن کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ اپنے بڑے بیٹے مرزا نعیم احمد صاحب زیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن میں ہی آپ کی رہائش تھی اور یہیں پر آپ کی وفات 19 اکتوبر 2005ء کو ہوئی۔ بعد نماز فجر آپ کی نماز جنازہ بیت الحمد سمن آباد میں پڑھی گئی اور اس کے بعد جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں بعد نماز ظہر بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ حد درجہ مہمان نواز اور سخی تھے۔ دعوت الی اللہ کا بھی شوق تھا سلسلہ کی کتب خریدتے اور غیر از جماعت احباب میں تقسیم کر دیتے۔ بڑے متوکل انسان تھے۔ ''اللہ مالک ہے'' ان کا تکیہ کلام تھا قرآن کریم کا اکثر حصہ زبانی یاد تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے اردو اور فارسی اشعار بہت سے یاد تھے ہم بچوں کے اندر یہ ذوق پیدا کرنے کے لئے اکثر ہمارے ساتھ بیت بازی ہوتی۔ بچوں کی ذہانت پر خوش ہو کر انعام بھی دیا کرتے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

تعارف کتب

گمنام و بے ہنر

نام کتاب: گمنام و بے ہنر

مصنف: محمد سعید احمد

صفحات: 233

طبع اول: 2005ء

ناشر: خالد احمد سعید

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو بے شمار استعدادیں اور صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک صلاحیت قوت بیان اور تحریر ہے۔ بعض لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے خودنوشت حالات اور سوانح عمری تحریر کرتے ہیں لیکن بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے حالات زندگی سے دوسروں کو دلچسپی ہو اکثر خود نوشت حالات کا معیار ایسا ہوتا ہے کہ ان میں بیان کردہ دلچسپ اور قابل ذکر واقعات حقیقی نہیں ہوتے بلکہ مصنف کی دبی ہوئی خواہشات کا مرقع ہوتے ہیں یا پھر ایسے واقعات بھی درج کر دیئے جاتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے ستاری کی ہوتی ہے مگر مصنف اپنی لذت یابی یا کسی احساس کمتری یا برتری کا شکار ہونے کے باعث انہیں بیان کرنا ضروری سمجھتا ہے غرض سوانح عمری خود لکھنا ایک خاردار دشت سے گزرنا ہے۔

زیر تبصرہ کتاب ''گمنام و بے ہنر'' ایک ایسی داستان ہے جو سچے، دلچسپ، سبق آموز اور مفید واقعات پر مشتمل ہے اس کے مصنف پیشہ کے لحاظ سے انجینئر ہیں اور تحریر و تقریر ان کا شغل ہے۔ آپ ایک مخلص اور فدائی خادم دین ہیں جنہیں اپنی 75 سالہ زندگی کے دوران مختلف جماعتی عہدوں پر نمایاں خدمت دین کی توفیق ملی۔ اس عرصہ میں افضال خداوندی کی جو بارشیں ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے جو ایمان افروز واقعات رونما ہوئے انہیں تحدیث نعمت کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی پرانی تاریخی تصاویر بھی ہیں آپ تحریر کرتے ہیں۔ ''میری ساری زندگی میں اگر کوئی قابل ذکر حسن ہے تو اللہ تعالیٰ کے احسانات کی بارش کا ہے اس بارش سے پوری طرح لطف اندوز تو خاکسار ہی ہو سکتا مگر تحدیث نعمت کے طور پر چند جھلکیاں قارئین کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ جو شاید میری مغفرت کے لئے دعا کرنے کی تحریک کا موجب بن جائیں۔''

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور قارئین کے لئے اس کا مطالعہ ان کے ازدیاد ایمان کا باعث ہو۔ (ع۔س۔خ)

☆☆☆

اے میرِ کارواں

دنیا میں اس کے نام کا ڈنکا بجا دیا
غفلت کی نیند جو بھی تھا سویا جگا دیا
اے میرِ کارواں تیری عظمت کو ہو سلام
ظلمت کا دور تو نے کیا روشن بتا دیا
جلوہ گری تو دیکھئے شاہوں کے درمیاں
اک چاند گویا برسرِ محفل بٹھا دیا
''جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا''
کیسا مسیحِ پاک نے نسخہ بنا دیا
عرب و عجم کو مغرب و مشرق کو آپ نے
عشق خدائے پاک میں یک رنگ بنا دیا
اندھیر چار سمت اگر، ظلمت بھی چار سُو
چمکا ہے ایسا چاند کہ جگ جگمگا دیا

(ابنِ کریم)

ربوہ میں پہلا شادی ہال
گوندل بینکویٹ ہال
اینڈ موبائل کیٹرنگ
بکنگ جاری ہے
گول بازار ربوہ
047-6212758
047-6212265
0300-7704354
0333-6569259
0333-6508342

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ملکی اخبارات سے
خبریں

کالا باغ ڈیم قابل عمل منصوبہ: ثار میمن کی سربراہی میں قائم کی گئی پارلیمانی کمیٹی نے کالا باغ ڈیم کو قابل عمل منصوبہ قرار دے دیا ہے۔ کمیٹی کے 8 میں سے 7 ارکان نے مختلف مطالعاتی رپورٹوں اور کوٹری کے مقام سے دریائے سندھ کے پانی کے بہاؤ کے 30 سالہ ریکارڈ کا جائزہ لینے کے بعد رپورٹ پیش کی۔ صدر پرویز مشرف نے رپورٹ پر اطمینان کا اظہار کیا ہے اور اس کے اردو سندھی میں تراجم کر کے شائع کرنے کی ہدایت کی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر سے چاروں صوبوں کو فائدہ ہوگا۔ اس کا پانی ذخیرہ کرنے کے بعد بھی کافی مقدار میں سمندر میں گرنے کے لئے بچتا رہے گا۔

اوآئی سی کی تنظیم نو پر اتفاق: پاکستان اور متحدہ امارات نے اوآئی سی کی تنظیم نو پر اتفاق کیا ہے اور کہا ہے کہ امت مسلمہ کو درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مشترکہ اقدامات کی ضرورت ہے۔

بھاشا ڈیم کی تعمیر کا اعلان کیا جائے: سندھ کے وزیراعلیٰ اور وفاقی وزراء نے صدر مشرف سے مطالبہ کیا ہے کہ کالا باغ ڈیم کی بجائے بھاشا ڈیم کی تعمیر کا اعلان کیا جائے۔ کالا باغ ڈیم پر اتفاق رائے کے لئے سندھ میں مزید ایک دو سال صرف کئے جائیں۔ اس کے بعد تعمیر کا اعلان کیا جائے۔

بلوچستان میں پہیہ جام ہڑتال: بلوچستان میں سیاسی جماعتوں کی اپیل پر کالا باغ ڈیم اور کوہلو آپریشن کے خلاف پہیہ جام اور شٹر ڈاؤن ہڑتال کی گئی۔ سڑکیں بلاک کرنے اور زبردستی دکانیں بند کرانے کے الزام میں 50 سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ کوئٹہ کراچی قومی شاہراہ پر بھی ٹریفک بند رہی۔ کارکنوں نے مختلف مقامات پر دھرنا دے کر رکاوٹیں کھڑی کیں اور ٹائر جلائے۔

کالا باغ ڈیم ہر صورت میں بنے گا: صدر مسلم لیگ چودھری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ سو فیصد اتفاق رائے ممکن نہیں۔ کالا باغ ڈیم ہر صورت میں بنے گا۔ ذوالفقار علی بھٹو ہمیشہ کالا باغ ڈیم کے حامی تھے۔ پیپلز پارٹی اپوزیشن میں ہونے کے باعث مخالفت کر رہی ہے۔

پیرا سیٹا مول کا استعمال: سائنس دانوں نے پیرا سیٹا مول (درد کم کرنے والی گولی) کے خطرات سے خبردار کرتے ہوئے اس کے زیادہ استعمال کو صحت کیلئے مضر قرار دیا ہے امریکا میں جگر کی خرابی کے واقعات کثرت سے منظر عام پر آئے ہیں اور جگر کی خرابی کی ایک اہم وجہ پیرا سیٹا مول کا زیادہ استعمال تھا امریکہ میں پیرا سیٹا مول کے استعمال کے بعد جگر کی خرابی کے کیس 28 فیصد سے بڑھ کر 51 فیصد سالانہ ہوگئے ہیں۔

جمعہ 30 ستمبر 2005ء

5-00 am	تلاوت، درس، خبریں
6-20 am	فرانسیسی سروس
6-55 am	لقاء مع العرب
8-10 am	تعارف
9-10 am	ملاقات
10-15 am	انٹرویو
11-00 am	تلاوت، درس، خبریں
12-10 pm	چلڈرنز کلاس
1-10 pm	فرانسیسی سروس
1-50 pm	ایم ٹی اے سپورٹس
2-10 p.m	ملاقات
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 pm	سرائیکی سروس
5-00 pm	خطبہ جمعہ لائیو
6-20 pm	تلاوت، درس، خبریں
7-20 pm	ملاقات
8-25 pm	سیرت صحابہ رسولؐ
8-55 pm	خطبہ جمعہ
10-00 p.m	انٹرویو
10-45 pm	فرانسیسی سروس
11-30 pm	عربی سروس

ہفتہ یکم اکتوبر 2005ء

12-35 am	لقاء مع العرب
1-50 am	انٹرویو
2-30 am	خطبہ جمعہ
3-40 am	ورائٹی پروگرام
4-00 a.m	ملاقات
5-00 am	تلاوت، درس، خبریں
6-05 am	چلڈرنز ورکشاپ
6-40 am	لقاء مع العرب
7-40 am	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
8-10 am	خطبہ جمعہ
9-10 am	گفتگو
10-10 am	مشاعرہ
11-00 am	تلاوت، درس، خبریں
12-05 pm	بستان وقف نو
1-15 pm	گفتگو
1-40 pm	خطبہ جمعہ
2-50 pm	انڈونیشین سروس
3-55 pm	فرانسیسی سروس
5-00 pm	تلاوت، درس، خبریں
5-55 pm	بنگلہ سروس
6-55 pm	انتخاب سخن
7-55 pm	بستان وقف نو
9-00 pm	مشاعرہ
9-50 pm	سوال و جواب
10-55 pm	چلڈرنز کارنر
11-30 pm	عربی سروس

اتوار 2 اکتوبر 2005ء

12-30 am	لقاء مع العرب
1-30 am	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
1-55 a.m	بستان وقف نو
3-00 am	مشاعرہ
3-55 am	خطبہ جمعہ
5-00 am	تلاوت، خبریں
6-15 am	چلڈرنز کارنر
6-30 am	لقاء مع العرب
7-35 am	تعارف
8-25 am	سوال و جواب
9-30 am	سیرت حضرت بانی سلسلہ
10-15 am	گفتگو
11-00 am	تلاوت، خبریں
12-15 pm	بستان وقف نو
1-15 pm	چلڈرنز کارنر
1-30 pm	پیارے بانی سلسلہ کی پیاری باتیں
2-05 pm	دورہ حضرت صاحب
3-00 pm	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	سپینش سروس
5-00 pm	تلاوت، خبریں
6-25 pm	بنگلہ سروس
7-25 pm	خطبہ جمعہ
8-30 pm	گفتگو
910 p.m	بستان وقف نو
10-15 pm	دورہ حضرت صاحب
11-10 p.m	سوال و جواب

ربوہ میں طلوع وغروب 29 دسمبر 2005ء

طلوع فجر	5:38
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	5:15

بازیافتہ گھڑی

ایک عدد زنانہ گھڑی ڈگری کالج روڈ دارالعلوم غربی سے ملی ہے۔ جس کسی کی ہو نشانی بتا کر مکرم شفیق احمد صاحب کارکن دفتر الفضل جدید پریس سے حاصل کرلیں۔

خالص سونے کے فینسی زیورات
قائم شدہ 1960
فینسی جیولرز
گھر 6212867 اقصیٰ روڈ ربوہ دکان 6212868

Pride Tours رینٹ اے کار۔ نئی گاڑیاں کرایہ پر
دستیاب چوبیس گھنٹے سروس احمدی حضرات کیلئے خصوصی رعایت
لاہور 90H کمرشل ایریا ڈیفنس لاہور فون: 042-5729217
0300-4835265 رابطہ ربوہ: 0300-7713289

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214 فون
دکان 6216216 047-6211971

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
المحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 6215751 رہائش 047-6214228

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ۔ ڈسٹری بیوشن بکس۔ والٹن روڈ
ڈیفنس چوک لاہور کینٹ فون: 042-666-1182
0333-4277382
موبائل 0333-4398382

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 6213158 موبائل: 03336526292

C.P.L 29-FD